



سوال

(08) امام کے پیچے سورہ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں کیا کیا دلیلیں ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

امام کے پیچے سورہ فاتحہ پڑھنے کے بارے میں کیا کیا دلیلیں ہیں جو اس سمت تحریر فرمائیے اور اگر کوئی امام کے پیچے سورہ فاتحہ پڑھنے تو اس کے منہ میں آگ کا انگارا بھرا جائے گا۔ یہ کہاں تک صحیح ہے اس کا مدل جواب دیا جائے۔

اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته
الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، أما بعد!

امام کے پیچے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے بغیر سورہ فاتحہ پڑھنے نماز نہیں ہوتی اس سلسلہ میں دس حدیثیں مندرجہ ذیل ہیں ان کو غور سے پڑھو اور عمل کرو، پہلی حدیث حضرت عبادہ بن صامت سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں : آئَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلُوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔ ”کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ ”اس حدیث کو بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے ضروری ہے تھا ہو یا امام یا مفتی ہی، بغیر سورہ فاتحہ پڑھنے کسی کی کوئی نماز نہیں ہوتی خواہ فرض ہو یا نفل ہر ایک میں سورہ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے کیوں کہ حکم عام ہے۔

دوسری حدیث

عَنْ أَبِي حَرْيَةَ عَنْ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا أُمَّ الْقُرْآنَ فَقُتِلَ لِأَبِي حَرْيَةَ إِنَّكُوْنَ وَرَأَيَ الْإِنَامَ فَقَالَ اقْرَأْ بَحْرَانِيْ فَسَكَتَ الْأَحْدَاثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ص ۱۶۹ ایعنی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑھنے کے اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھنے تو وہ نماز ناقص ہے ناقص ہے ناقص ہے بوری نہیں ہے پس ابو ہریرہؓ سے کہا گیا کہ ہم لوگ امام کے پیچے ہوتے ہیں تو ابو ہریرہؓ نے کہا پڑھ سورہ فاتحہ کو آہستہ، روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے۔

تیسرا حدیث

عن عبادہ بن الصامت قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فشققت عليه القراءة فلم يصرف قال انى اركم تقریون خلف امام مکمل قال قنایا رسول اللہ ای واللہ قال لا تقطعوا الابام القراء فانه لاصلوة لمن لم يقرأ بها ام القراء فتحی خداج غلباً غير تمام فقليل لابن حزم زنة انتون ورأي الائمه فقال اقرأ بحرباني پس بخاری ہوتی آپ کو قرات پھر جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ تم لوگ لپیٹے امام کے پیچے پڑھتے ہو، ہم لوگوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ، قسم اللہ کی، آپ نے فرمایا نہ پڑھو مگر سورہ فاتحہ اس واسطے کہ نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے اور کماکہ حسن ہے۔ اور ابو داؤد و نسائی وغیرہ نے۔

چوتھی حدیث

عن زید بن واقد عن حرام بن حکیم و مکحول عن نافع بن محمود بن الربيع کذا و قال انه سمع عبادۃ بن الصامت يقرأ بام القراءة فقللت رأيتك صفة في صلاتك شيئاً قال و



ماذک قال سمعتک تقریباً ملک القرآن والو نعیم بمحبہ بالقراءۃ قال لعم صلی بنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض الصلوات سے لتی تبھر فیحا بالقراءۃ فاما نصرف قال منکم من احمد یقرئ شیتا من القراءۃ اذا حضرت بالقراءۃ فعنی یار رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا قول مالی انازع القرآن فلایقرآن احد منکم شیتا من القرآن اذا حضرت بالقراءۃ الابام القرآن رواه الدارقطنی و قال حذا اسناد حسن و رجال ثقات کلمم۔ یعنی نافع بن محمدو سے روایت ہے کہ انہوں نے عبادہ بن صامت سے سنا کہ وہ سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں حالانکہ ابو نعیم جو سے قراءت کر رہے تھے پس کہا کہ میں نے آپ کو نماز میں ایک شے کرتے دیکھا ہے۔ عبادہ نے کہا کہ وہ شے کیا ہے کہ آپ کو میں نے سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سننا۔ حالانکہ ابو نعیم جو سے قراءت رہے تھے، عبادہ نے کہا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بعض وہ نماز پڑھائی جس میں جو سے قراءت کی جاتی ہے پس جب آپ نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کوئی تم میں سے کچھ پڑھتا ہے جبکہ میں جو سے قراءت کی جاتی ہے جبکہ میں جو سے قراءت کرتا ہوں، ہم لوگوں نے کہا ہاں یار رسول اللہ پس فرمایا کیا ہے مجھ کو کہ میں منازع است اور کشا کشی کیا جاتا ہوں قرآن میں، پس ہر گز نہ پڑھے تم میں سے کوئی کچھ قرآن جبکہ میں جو سے قراءت کروں مگر سورہ فاتحہ، روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے اور کہا کہ یہ اسناد حسن ہے اور اس کے کل راوی اللہ ہیں۔

اس حدیث سے بھی صراحتاً معلوم ہوا کہ مقتدی کو امام کے پیچے سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

پانچوں حدیث

عن محمد بن عائشہ عن رجل من اصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقرؤن واللام يقرأقا لوانا نفضل قال لا الا ان يقرأ احمد کم بفاتحہ الكتاب رواه احمد والیمنی والبخاری فی جزءه وفی روایة البخاری الا ان یقرأ احمد کم بفاتحہ الكتاب فی نفسه ونحوه فی روایة البخاری قال حذا اسناد صحیح واصحاب النبي صلی اللہ علیہ وسلم کلمم شیخہ نفر ک ذکر اسم احمد فی الاسناد ولا يضر اذالم یعارضه ما هو اصح عنہ وقال الحافظ فی التلخیص ص ۲۸۷ اسناد حسن۔

یعنی محمد بن عائشہ نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید تم لوگ پڑھتے ہو جب کہ امام پڑھتا ہے لوگوں نے کہا یہ شک پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں مگر سورہ فاتحہ آہستہ پڑھنا چاہیے، روایت کیا اس حدیث کو احمد نے بخاری نے جزو القراءۃ میں اور کہا یہ حقیقی نے یہ اسناد صحیح ہے اور کہا حافظ ابن حجر نے تلخیص الحجیر میں کہ اسناد اس حدیث کی حسن ہے۔ اس حدیث سے بھی صراحتاً معلوم ہوا کہ مقتدی میں کو امام کے پیچے سورہ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

چھٹی حدیث

عن انس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فدا قضی صلوٰۃ اقبل علیهم یوحہ فقال اتقرون فی صلٰتکم واللام يقرأ فلکتو فقالوا للاثلث مرات فقال قائل او قاتلون انا لتفعل قال فلا تفعلوا ولیقرأ احمد کم بفاتحہ الكتاب فی نفسه رواه البخاری

ترجمہ: اس حدیث کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو نماز پڑھائی، پس جب نماز سے فارغ ہوئے صحابہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا تم لوگ اپنی نماز میں پڑھتے ہو جبکہ امام پڑھتا ہے میں صحابہ چپ رہے آپ نے اس بات کو تین بار فرمایا ایک شخص یا کئی شخصوں نے کہا یہ شک ہم لوگ پڑھتے ہیں فرمایا آپ نے ایسا نہ کرو اور سورہ فاتحہ آہستہ پڑھ لوروایت کیا اس حدیث کو بخاری نے۔

ساقوں حدیث

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرؤن خلیفی قالوا نعم انا لتفعل حذا قال فلا تفعلوا الابام القرآن رواه البخاری فی جزو القراءۃ ص ۵ حاصل اس حدیث کا یہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ میرے پیچے پڑھتے ہو؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ ہم لوگ جلدی جلدی پڑھتے ہیں آپ نے فرمایا نہ پڑھو مگر سورہ فاتحہ، روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے جزو القراءۃ میں۔

آٹھویں حدیث

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحہ الكتاب خلف الامام۔ یعنی عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جس نے امام کے پیچے سورہ فاتحہ نہ پڑھی۔ (یہ حقیقی)

نوبیں حدیث

من صلی خلف الامام فیسیر ایضاً بفاتحہ الكتاب۔ عبادہ بن صامت سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نماز پڑھے امام کے پیچے تو اس کو سورہ فاتحہ پڑھنا چاہیے۔ روایت کیا اس حدیث کو طبرانی نے کبیر میں اور کہا یہ حقیقی نے کل روایی اس حدیث کے سچے ہیں اس حدیث سے بھی القراءۃ فاتحہ خلف الامام کا وجوب بصراحت ثابت



- ہے۔

دوسری حدیث

من صلی صلوا لم یقر افیحابا م القرآن فھی خداج یعنی عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا کہ فرماتے تھے کہ جو شخص ایسی نماز پڑھے کہ اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نمازن اقصیٰ ہے روایت کیا اس حدیث کو ان ما جہ اور طحاوی نے۔ ”اس سے معلوم ہوا کہ چاہے مفتهدی ہو یا غیر مفتهدی نماز میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز فاسد ہو گی۔

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کی وجہ سے منہ میں انگارے رکھنے کی کوئی حدیث نہیں ہے بعض لوگوں کا قول ہے اور وہ بھی ضعیف ہے قرآن و حدیث کے مقابلہ میں کسی کا قول قبل حجت نہیں ہے آپ کی تسلی کے لیے ذیل میں اس قول کو نقل کر کے اس کا جواب دیا جاتا ہے۔

موطا امام محمد حسن ۹۸ میں ہے: قال محمد اخربن داؤد بن قیس الفراء المدنی اخبرنی بضم ولد سعد بن ابی وقار انه ذکر له ان سعد اقال و ددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی نیۃ حمرۃ۔ ”یعنی سعد بن ابی وقار کی بعض اولاد نے داؤد بن قیس سے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقار نے کہا کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارا ہو۔

الجواب: ... سعد بن ابی وقار کا یہ اثر صحیح نہیں ہے تعلیم المسجد حاشیہ موطا امام محمد حسن ۹۹ میں ہے: قوله بعض ولد بضم الواو سکون اللهم ای اور وہ ولم یعرف اسمه قال ابن عبد البر فی الاستذکار هذا حديث مقطوع لا یصح ان تتحمی . یعنی بعض اولاد سعد بن ابی وقار کا نام معلوم نہیں ہوا ہے کہا حافظ ابن عبد البر نے استذکار میں یہ حدیث مقطوع ہے صحیح نہیں ہے اور حافظ مددوح تمہید میں لکھتے ہیں۔ واما ماروی عن سعد بن ابی وقار انه قال و ددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی نیۃ حمرۃ مقطوع لا یصح ولا نقله ثبتها نتھی۔ یعنی لیکن وہ اثر جو سعد بن ابی وقار سے مردی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارہ ہو سو وہ مقطوع ہے صحیح نہیں ہے اور کسی ثبت نہیں ہے اس کو نقل نہیں کیا ہے۔ امام بخاری جزء القراءات، میں لکھتے ہیں:

وروی داؤد بن قیس عن ابن نجاد رجل من ولد سعد عن سعد و ددت ان الذی یقرأ خلف الامام فی نیۃ حمرۃ و عذاب مسل و ابن نجاد لم یعرف ولا سمی ولا تکو ز لاحدان یقول في القاري خلف الامام حمرۃ لان العذاب اللہ و قال النبي صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعد عذاب اللہ ولا ینبغی لاحدان یتوحّم ذالک علی سعد من ارسله و ضعفه ان تھی۔

یعنی داؤد بن قیس نے ابن نجاد سے جو سعد بن ابی وقار کی اولاد سے ایک شخص ہیں جس کی روایت کیا سعد بن ابی وقار نے کہا میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأت کرے اس کے منہ میں انگارا ہو اور یہ مرسل ہے اور ابن نجاد پہچانا نہیں جاتا ہے اور نہ اس کا نام لیا گیا ہے اور کسی کو یہ جائز نہیں کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے والے کے منہ میں انگارا ہو کیونکہ اگر اللہ کے عذاب سے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے عذاب سے عذاب نہ کرو اور کسی کو لاتق نہیں کہ سعد بن ابی وقار پر اس بات کا وہم کرے کہ انہوں نے ایسا کہا ہو گا اور ساتھا اس کے یہ اثر مرسل اور ضعیف ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ مولانا عبد السلام بستوی (درسہ ریاض العلوم دہلی) اخبار البحدیث دہلی جلد ۹ ش ۲۲

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 112-116

محمد فتویٰ